REGD. No. L. 5254

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

فون نمبر ۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

ربوہ

یوم یکشنبہ

۲۰ جمادی الاول ۱۳۷۹ھ

فی پرچہ

جلد ۴۸/۱۳ ۲۲ نبوت ۱۳۳۸ ہش ۲۲ نومبر ۱۹۵۹ء نمبر ۲۷۶

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ

کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

کل اعصابی بے چینی اور ضعف کی شکایت رہی۔ اس وقت عام طبیعت بہتر ہے

از محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ربوہ

ربوہ ۲۱ نومبر بوقت ساڑھے دس بجے صبح

کل حضور کو اعصابی بے چینی اور ضعف کی شکایت رہی۔ رات نیند اچھی آگئی۔ اس وقت عام طبیعت بہتر ہے۔ احباب جماعت حضور کی کامل شفایابی کے لئے التزام کے ساتھ اپنے رب کے حضور دعاؤں میں لگے رہیں۔

خاکسار۔ (ڈاکٹر) مرزا منور احمد

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت

ربوہ ۲۱ نومبر۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کو درد اور سوجن کی تکلیف بدستور ہے۔ احباب جماعت اور صحابہ کرام کی خدمت میں خاص دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار۔ ڈاکٹر مرزا منور احمد ربوہ

نیکیوں میں سبقت لے جانے والے دوستوں کیلئے

وقف جدید کی آمد ابھی تک اتنی قلیل ہے کہ اشاعت لٹریچر کی مد میں کوئی گنجائش نکالنا ہمارے لئے بالکل ناممکن ہے جس کی ضرورت حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی اس مبارک اور مقدس تحریک کو کامیاب بنانے کے لئے شدت کے ساتھ محسوس کی جارہی ہے۔ لہٰذا ان احباب کی خدمت میں جو یہ تڑپ رکھتے ہوں کہ دنیا جلد از جلد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کلام سے متعارف اور آپ کی جماعت سے روشناس ہو گزارش ہے کہ وہ اپنے گراں قدر عطیہ جات سے وقف جدید کی اس نہایت ہی اہم مالی ضرورت کو پورا فرمائیں۔

ایسے عطیہ جات امانت اشاعت لٹریچر وقف جدید خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان میں افسر صاحب خزانہ کے نام بھجوائے جائیں۔

خاکسار۔ مرزا طاہر احمد
ناظم تعلیم وقف جدید صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ

متروکہ املاک کی قیمت بیباق کرنیکی میعاد میں توسیع کا امکان

پہلی نقد قسط غالباً جنوری یا فروری میں وصول کی جائیگی

لاہور ۲۱ نومبر۔ محکمہ آبادکاری سے متعلقہ باخبر ذرائع کے بیان کے مطابق دعویدار مہاجرین کے لئے متروکہ جائدادوں کی واجب الادا نقد قیمت کی اقساط ادا کرنے کی میعاد میں توسیع کا فیصلہ ڈیڑھ دو ماہ میں ہونے کی توقع ہے۔ اگرچہ تاحال اس سلسلہ میں کوئی باقاعدہ تحریری تجویز زیر غور نہیں آئی۔ تاہم متعلقہ ارباب اختیار نے حالیہ اعلیٰ سطح کی کانفرنس کے دوران میں اس تجویز پر غور کرنے سے انکار نہیں کیا۔ اس لئے امید کی جاتی ہے کہ اس تجویز کے محرک کمشنر بحالیات مسٹر ریاض الدین احمد عنقریب باقاعدہ تجویز پیش کریں گے۔ اور پھر جنوری ۱۹۶۰ء کے اوائل تک فیصلہ ہو جائے گا۔

دریں اثناء متعلقہ اعلیٰ حکام نے فیصلہ کیا ہے کہ جن دعویدار مہاجرین کے نام ان کی مقبوضہ متروکہ جائدادوں کے مالکانہ حقوق منتقل ہو چکے ہیں۔ انہیں واجب الادا نقد قیمت کی پہلی قسط ایک ماہ کے اندر ادا کرنے پر مجبور نہ کیا جائے۔ بلکہ اقساط کی وصولی جنوری یا فروری ۱۹۶۰ء سے شروع کی جائے۔ خیال ہے کہ اقساط کی وصولی کے اس التوا کا اعلان چند دن میں ہو جائے گا۔

معاوضہ کے قانون کی رائج الوقت متعلقہ دفعات کے تحت دعویدار مہاجرین کے لئے واجب الادا نقد قیمت کی اقساط ادا کرنے کے لئے تین سال کی میعاد مقرر ہے اگر حکومت پاکستان نے کمشنر بحالیات مسٹر ریاض الدین احمد کی یہ تجویز منظور کر لی۔ تو یہ میعاد پانچ چھ سال تک بڑھا دی جائیگی۔ اس سلسلہ میں یہ امر قابل ذکر ہے کہ ابتدا میں غیر دعویدار مہاجرین کے لئے متروکہ جائدادوں کی واجب الادا قیمت کی مکمل ادائیگی کے لئے صرف ایک ماہ کی میعاد مقرر تھی۔ مگر حکومت پاکستان نے حال ہی میں یہ میعاد ایک سال تک بڑھا دی ہے۔ تاکہ غیر دعویدار مہاجر یہ قیمت بآسانی ادا کر سکیں۔

جلسہ پر تشریف لانیوالے احباب کیلئے مکانات پیش کرنیکی تحریک

ربوہ ۲۱ نومبر۔ کل یہاں نماز جمعہ مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے پڑھائی۔ آپ نے خطبہ جمعہ میں مقامی احباب کو توجہ دلائی کہ وہ جلسہ پر تشریف لانے والے احباب کو ہر ممکن سہولت اور آرام پہنچانے میں ایثار کا نہایت اعلیٰ نمونہ دکھائیں۔ اس ضمن میں آپ نے مقامی احباب کو آنیوالے دوستوں کو ٹھہرانے کے لئے مکانات پیش کرنیکی پرزور تحریک کی۔

مبلغ غانا مکرم عبدالرشید صاحب رازی ربوہ پہنچ گئے

ربوہ ۲۱ نومبر۔ مبلغ غانا مغربی افریقہ مکرم عبدالرشید صاحب رازی وہاں کئی سال فریضہ تبلیغ ادا کرنے کے بعد مورخہ ۱۹ نومبر ۱۹۵۹ء کو ربوہ واپس تشریف لے آئے۔ آپ وہاں سے ۹ نومبر کو پاکستان آنے کے لئے روانہ ہوئے تھے۔ اہل ربوہ نے کثیر تعداد میں ریلوے اسٹیشن پر پہنچکر اپنے مجاہد بھائی کا پرتپاک خیر مقدم کیا۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ ان کا مرکز سلسلہ میں واپس آنا مبارک کرے۔ آمین

ملک و قوم کی قسمت سنوارنے کا طریق

یونین اور شہری کونسلوں میں اپنے صحیح نمائندے بھیجکر ملک و قوم کی قسمت سنواریئے۔ یہ کونسلیں اپنے اپنے علاقے کی ترقی اور بھلائی کی ذمہ دار ہونگی۔ آپ کا فرض ہے کہ ان کونسلوں کی رکنیت کے لئے قابل، ایماندار، اور مخلص لوگوں کو آگے لائیں۔

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔اے۔ ایل ایل۔بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۲ نومبر ۱۹۵۹ء

اعتراض اور جواب

ذیل میں ہم صدق جدید لکھنؤ میں شائع شدہ ایک مراسلہ کا کچھ حصہ اور اس پر فاضل مدیر صدق کے نوٹ جو حاشیہ میں دئے گئے ہیں۔ اسی طریقے سے درج کرتے ہیں جس طریقہ سے صدق میں درج ہیں۔ ملاحظہ ہو۔

مراسلہ کا متعلقہ حصہ

"دوسرے مسئلہ کے متعلق عرض ہے گو اس فرقہ کے ارتداد پر امت کا دیسا ہی اجماع ہے جیسا مسیلمہ کذاب کے ارتداد پر تھا ۱ پھر آپ کی تحریروں میں اس فرقہ کی مدح کچھ اس طرح ہو جاتی ہے جس سے بہت لوگ آپ کو اس فرقہ کا حامی سمجھتے ہیں ۲ ؎

کس تو ہی جہاں میں ہے تیرا فسانہ کیا
کہتی ہے تجھ کو خلق خدا غائبانہ کیا ۳

اس کو حاتم طائی کی سخاوت اور نوشیرواں کے عدل اور رستم کی شجاعت کی مدح پر قیاس نہ کیا جائے ۴ واللہ الہادی الی صراط المستقیم۔

والسلام ......تھانوی ثم پاکستانی

نوٹ۔ اس فرقہ نے بتویب مسند احمد بن حنبل کا اشتہار دیا تو آپ نے جھٹ اسکی مدح کر ڈالی ۵ یہ بھی نہ سوچا کہ جس جماعت نے ترجمہ قرآن میں تحریف سے احتراز نہیں کیا ۶ وہ نہ معلوم تبویب مسند احمد میں کیا گل کھلا دے گی ۷ بتویب مسند احمد کا کام مصر کے علماء نے ان سے پہلے کر لیا ہے ۸ اور بہت اچھا کیا ہے اس فرقہ کی تبویب و ترتیب پر ہرگز اعتماد نہیں کیا جا سکتا ۹ جیسا ایک ندوی عالم نے صدق ہی کے کالموں میں اس پر تنبیہہ کی ہے مگر آپ ان پہلوؤں پر نظر نہیں کرتے"

صدق کے نوٹ

صدق۔ مولانا نے ایک بار پھر اظہار خیال کی ضرورت سمجھی پہلے مسئلے سے متعلق ان کی تحریر کسی تبصرے کی محتاج نہیں۔ ہر صاحب فہم دلائل کی قوت کا اندازہ خود کر سکتا ہے دوسرے مسئلہ پر استدراک کی چند سطریں ضروری ہیں۔

۱ بانی فرقہ احمدیہ اور مسیلمہ کذاب کو ایک صف میں دیکھنے پر ۱۰ اپنے زمانہ کے ایک نامور ترین فقیہہ کا فتویٰ یاد آگیا۔ جس میں سرسید کے متعلق تحریر تھا کہ یہ شخص ابلیس لعین ہے۔ بلکہ اس سے بھی بدتر۔ اس لئے کہ اپنے وجود سے ابلیس کو بھی انکار نہیں اور یہ ہے ـــــ کچھ اور لکھنے سے مولانا کی ذات کا احترام مانع ہے

۲ اور ایسا سمجھنا تمام تر غلط بھی نہیں۔ اشتراک کلمہ و قبلہ کی حد تک ہر کلمہ گو فرقہ کی "حمایت" تو کوئی قابل ننگ و عار چیز نہیں۔

۳ "غائبانہ" کی قید کی کیا ضرورت ہے۔ "خلق خدا" نے تو جو کچھ کہا ہے۔ برملا کہا ہے

۴ منع قیاس کی وجہ منکشف نہ ہوئی

۵ مطبوعہ کتاب کے باقاعدہ ریویو یا تبصرہ پر "اشتہار" کا اعلان ذرا عجیب سی بات ہے۔

۶ "تحریف" آیات قرآنی اور کتب سابقہ میں تو بے شک ہو سکتی ہے، کہ ان کا متن مسلم و متفقہ ہے۔ لیکن کسی "ترجمہ" پر جو خود ہی محل نزاع و اختلاف ہے۔ اس کا اطلاق آسانی سے سمجھ میں آنے والی چیز نہیں

۷ یعنی قبل اثبات جرم، فرد جرم لگا دی تھی ـــــ مولانا کے ہاں ۔ اعدلوا ھو اقرب للتقویٰ کی خدا معلوم کیا تفسیر ہے۔

۸ مولانا اگر اس سے باخبر تھے تو ان مدعی مراسلہ نگار کی اطلاع یا "تنبیہہ" کا انتظار خدا معلوم کس مصلحت سے کیا۔ اگر اس وقت بے خبر تھی تو اچھا ہوا کہ صدق کے تبصرہ نگار کو اپنا ایک شریک جرم ہاتھ آگیا۔

۹ گویا اصول یہ ٹھہرا کہ کسی شیعہ، کسی خارجی، کسی بدعتی، کسی اسمٰعیلی۔ کسی غیر مقلد کسی سید احمد خانی۔ کسی احمد رضا خانی۔ کسی اہل قرآن۔ بلکہ اکابر دیو بند کے فتوے کے مطابق کسی جماعت اسلامی والے۔ کی کسی بھی دینی خدمت کی داد دینی جرم ہے ـــــ یہ اس وقت جب غیر مسلم اہل کتاب کی مدح قرآن مجید تک میں موجود ہے!

فاضل مدیر صدق نے اپنے نوٹوں میں بہت سی ایسی باتوں کی طرف اشارہ فرمایا کہ اگر ان کو مدنظر رکھا جائے تو فرقہ وارانہ اختلافات کی بہت سی تلخیاں دور ہو سکتی ہیں۔ ہم یہاں ان کے متعلق کچھ عرض کرنا چاہتے ہیں۔

نوٹ اول سے واضح ہوتا ہے کہ ان عقائدی اختلافات کی وجہ سے کس حد تک مبالغہ کر جاتے ہیں اور کس طرح جوش مخالفت میں اپنی حدود سے تجاوز کر کے باہم جنگ و جدل کا باعث بنتے ہیں۔ ایک مسلمان کہلانے والے کے لئے جو اپنے آپ کو مسلمان کہتا ہے اور کلمہ شہادت ادا کرتا ہے۔ جیساکہ سرسید مرحوم تھے بلا وجہ ایسے سخت الفاظ استعمال کرتے اسلام میں ہرگز جائز نہیں ہیں کسی سے اختلاف رکھنا اور اس کی رائے کی تردید کرنا الگ بات ہے اس سے کسی شخص پر حد بندی قائم نہیں کی جا سکتی۔ لیکن مخالفت کے جوش میں بالکل آپے سے باہر ہو جانا کسی طرح ایک مسلمان اور مسلمان بھی عالم و فقیہہ کا کام نہیں ہے۔ البتہ سخت کلامی کے جواب میں کسی قدر سخت کلامی ایک حد تک جائز ہو سکتی ہے

آج اس امر کی بڑی ضرورت ہے کہ ہم ان تلخ طریقوں کو جتنی جلد ہو سکے ختم کر دیں اور ہر مسلمان کو موقع دیں کہ وہ اپنے عقیدہ کا کھلکر اظہار کر سکے تاکہ اگر اس میں کوئی غلطی بھی ہو۔ تو وہ دفع کی جا سکے۔ بہرحال اختلافات کو لازمی قرار دیں ورنہ اس وقت مسلمان جس انتشار کے عارضہ میں مبتلا ہیں وہ کبھی اس سے صحتیاب نہیں ہو سکیں گے۔ آج اسلام کو کفر و الحاد کی بے پناہ طاقتوں سے مقابلہ کرنا ہے۔ اگر ہمارے اہل علم حضرات بجائے کفر و الحاد کے مقابلہ میں بنیان مرصوص بن کر کھڑا ہونے کے باہم جنگ و جدل میں اپنی طاقتیں صرف کرینگے تو یقیناً اسلام اور مسلمانوں کو سخت نقصان پہنچے گا۔

فاضل مدیر صدق نے اپنے نوٹ ۲ میں تقریباً وہی بات کہی ہے جس کا ذکر ہم نے اوپر کیا ہے بلکہ اس سے بھی بڑھکر آپ نے یہ فرمایا ہے کہ دوسرے فرقے والوں کی خوبیوں کا اعتراف بلکہ حمایت کرنا عین اسلام ہے اور اس میں ننگ و عار کی کوئی بات نہیں آپ نے اپنے نوٹ ۹ میں اس کی مزید تشریح فرمائی ہے۔ اور بتایا ہے کہ اسلام تو دوسروں کی خوبیوں کو سراہنا غیر پسندیدہ نہیں بلکہ پسندیدہ فعل سمجھتا ہے۔ یہاں تک کہ قرآن کریم میں غیر مسلم اہل کتاب کی تعریف کی گئی ہے۔ جیسا کہ مثلاً نصاریٰ کے متعلق فرمایا گیا ہے کہ جب وہ قرآن کریم کی آیات سنتے ہیں تو فرط جوش سے ان کی آنکھوں میں آنسو بھر آتے ہیں۔

ولتجدن اقربھم مودۃ للذین امنوا الذین قالوا انا نصاریٰ ذالک بان منھم قسیسین و رھبانا و انھم لا یستکبرون
(مائدہ ۸۳-۸۴)

ترجمہ۔ اور تو اے مخاطب ان لوگوں کو جو کہتے ہیں کہ ہم نصاریٰ ہیں۔ مومنوں سے محبت میں قریب تر پائے گا۔ یہ اس لئے ہے کہ ان میں قسیس اور رہبان ہیں اور وہ استکبار نہیں کرتے وغیرہ۔ پھر فاضل مدیر صدق نے اپنے نوٹ ۷ میں آیہ کریمہ

لا یجرمنکم شنان قوم الا تعدلوا۔ اعدلوا ھو اقرب للتقویٰ۔

کی طرف بھی بلیغ اشارہ فرمایا ہے اب جو لوگ جوش عداوت میں مخالف کے ساتھ انصاف نہیں کرتے۔ بلکہ ان کی خوبیوں کو بھی برائیاں بنانے کی کوشش کرتے ہیں اور نہ صرف خود ایسا کرتے ہیں۔ بلکہ جو شخص اس آیہ کریمہ کے حکم پر عمل کرتا ہے۔ اس کو بھی عدل و انصاف سے باز رکھنے کی کوشش کرتے ہیں ایسے لوگوں کو سمجھنا چاہیئے کہ وہ کس طرح اسلام کے حامی کہلا سکتے ہیں۔ اسلام کی حمایت تو یہ ہے کہ ہم قرآن کریم کے احکام کو مانیں اور حتی الوسع ان پر عمل کرنے کی کوشش کریں۔

غور فرمایا جائے تو آیہ محولہ بالا میں اسلام نے دنیا میں امن کے قیام کا بہترین نسخہ بتا دیا ہے۔ اگر آج اقوام عالم صرف اس ایک اصول پر عمل کرنا شروع کر دیں تو ان کی تمام باہمی جارحانہ کشمکش ختم ہو سکتی ہے۔ لیکن کس قدر افسوس ہے کہ وہ لوگ جن کو یہ تعلیم ان کے عقیدہ کے مطابق اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھیجی گئی ہے۔ وہی لوگ دینی حمایت کے غلط تصور سے اس عظیم الشان تعلیم کی اپنے اعمال سے تغلیط کر رہے ہیں۔

ذرا سوچنا چاہیئے کہ ہمیں دنیا کے سامنے کیا پیش کرنا چاہیئے تھا۔ اور ہم کیا پیش کر رہے ہیں۔ ہمیں چاہیئے تھا کہ آج قرآن مجید کی یہ تعلیم دنیا کے سامنے نہ صرف اپنے لٹریچر سے بلکہ اپنے عملی نمونہ سے پیش کرتے اور اقوام کو بتاتے کہ جس امن کے قیام کے لئے تم انتہے خواہشمند ہو اسلام نے اس کے حصول کیلئے کیا کیا زریں اصول بتائے ہیں۔ لیکن ہم یعنی ہمارے وہ لوگ جن کو علم القرآن کا بڑا دعویٰ ہے وہی اپنے اقوال و افعال سے

(باقی صفحہ ۸ پر)

خدا تعالیٰ اسلام کو دنیا میں غالب کرنے کا فیصلہ کر چکا ہے اور اس کے خوشکن آثار دن بدن نمایاں ہوتے جا رہے ہیں

ہمارا فرض ہے کہ ہم اس خدائی فیصلے کی تکمیل سے متعلق اپنی ذمہ واریوں کو سمجھیں اور انہیں باحسن وجوہ پورا کریں

انصار اللہ کے پانچویں سالانہ اجتماع کے آخری اجلاس سے محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کا ولولہ انگیز و روح پرور خطاب

مورخہ یکم نومبر ۱۹۵۹ء کو انصار اللہ کے پانچویں سالانہ اجتماع کے آخری اجلاس سے محترم جناب صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب ایم۔اے (آکسن) صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ نے جو ولولہ انگیز و روح پرور خطاب فرمایا تھا۔ اس کا خلاصہ اپنے الفاظ میں درج ذیل ہے:۔

غلبۂ اسلام سے متعلق خدائی وعدہ

محترم میاں صاحب موصوف نے تشہد و تعوذ اور سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد انصار اللہ سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کل جب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اجتماع میں تشریف لائے تھے۔ تو حضور نے اپنے خطاب کے دوران غلبۂ اسلام سے متعلق اس عظیم الشان آسمانی وعدے کا بھی ذکر فرمایا تھا جو اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے کیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ۱۸۹۰ء میں اس خدائی وعدے کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ یہ فیصلہ فرما چکا ہے کہ اب وہ دنیا میں اسلام کو پھر غالب کرے گا اس میں شک نہیں اس وقت وہ دنیا جو اسلام سے باہر ہے اسلام کو اسی طرح کچلنے اور نیست و نابود کرنے پر تلی ہوئی ہے۔ جس طرح ایک زمانہ میں اسلام کو سسلی اور سپین سے نابود کیا گیا تھا اور بلاشبہ اس نے پھر یہ منصوبہ بنایا ہے کہ اسلام کے نام کو روئے زمین سے یکسر مٹا دیا جائے۔ لیکن میں اللہ تعالیٰ سے خبر پا کر تمہیں یہ خوشخبری دیتا ہوں کہ مخالفین اسلام کے یہ منصوبے خاک میں مل جائیں گے اور اللہ تعالیٰ اسلام کو ایک دفعہ پھر غالب کرے گا۔ خدا تعالیٰ کے اس فیصلے کے مطابق اسلام نہ صرف ایک ملک میں بلکہ ہر ملک میں غالب آئے گا۔ نہ صرف زمین پر چلنے والے اسلام کو قبول کریں گے بلکہ سمندروں میں چلنے والے بھی جوق در جوق اسلام میں داخل ہوں گے۔ حتیٰ کہ خشکی اور تری اسلام کے نام لیواؤں سے بھر جائے گی اور جو لوگ اپنی شومئی قسمت سے اسلام کے حلقے سے باہر ہوں گے۔ وہ بے حقیقت اور بے اثر ہو کر رہ جائیں گے۔ یہ خدا کا فیصلہ ہے، اس خدا کا جسے سب طاقتیں حاصل ہیں اور جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں۔ وہ سب طاقتیں جو اسلام کو نیست و نابود کرنے پر تلی ہوئی ہیں پاش پاش کر دی جائیں گی اور ہر وہ طاقت اور ہر وہ دجل جو اسلام کے اس موعودہ غلبہ کو روکنے اور اس کی راہ میں مزاحم ہونے کی کوشش کرے گا۔ بالآخر خود بے اثر ہو کر رہ جائے گا۔ عنقریب وہ زمانہ آنے والا ہے۔ جب ہر طرف اسلام ہی اسلام ہوگا۔ مشرق اور مغرب دونوں اسلام کی غلامی کا جوا اپنی گردن پر رکھ لیں گے۔ اس وقت دنیا میں حقیقی تہذیب کی بنیاد پڑے گی۔ حتیٰ کہ وحشی کہلانے والی قومیں بھی اسلام میں داخل ہو کر صحیح معنوں میں متمدن اور مہذب بن جائیں گی۔

انقلابِ عظیم کے خوشکن آثار

خطاب جاری رکھتے ہوئے محترم میاں صاحب موصوف نے فرمایا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس عظیم الشان وعدے کا کس وقت اعلان فرمایا؟ اس وقت جب آپ کا اپنا وجود ایک گمنام وجود تھا اور قادیان جہاں سے آپ نے یہ آواز بلند کی۔ اس کو بھی دنیا کے لوگ نہیں جانتے تھے کہ وہ کہاں اور کدھر واقع ہے۔ خود اسلام جس کے غلبہ کی آپ نے بشارت دی انتہائی غربت اور کس مپرسی کی حالت میں تھا۔ مسلمانوں پر ادبار اس طرح مسلط ہو چکا تھا کہ ان کے سنبھلنے اور اٹھنے کی کوئی امید نظر نہ آتی تھی۔ اس غربت اور گمنامی کی حالت میں جن کانوں تک یہ خوشخبری پہنچی ہوگی۔ ان میں سے بہتوں نے کہا ہوگا کوئی جادوگر ہے انہونی باتیں سنا کر لوگوں کو اپنے داؤ پیچ میں لانا چاہتا ہے۔ بعض نے کہا ہوگا (نعوذ باللہ) دیوانہ اور مجنون ہے۔ اسلام کو سر چھپانے کو جگہ میسّر نہیں۔ وہ دنیا میں غالب کس طرح آ سکتا ہے؟ بے شک اس وقت ہنسنے والوں نے ہنسی اڑائی اور طعن و تشنیع کرنے والوں نے زبانِ طعن دراز کی۔ لیکن یہ ایک حقیقت ہے اور حیران کن حقیقت کہ گزشتہ ساٹھ سال کے اندر اندر دنیا میں ایک انقلاب آ چکا ہے۔ اب انہی ملکوں میں جہاں دن رات آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کو نعوذ باللہ گالیاں دی جاتی تھیں۔ اور آپ کی شانِ اقدس میں گستاخی کو فیشن کا درجہ حاصل تھا۔ ہاں ہاں انہی ملکوں میں اب آپ کا نام عزت کے ساتھ لیا جانے لگا ہے۔ اور وہ علاقے جہاں دہریت نے جھنڈے گاڑ رکھے تھے۔ وہاں اب توحید کے جھنڈے گڑتے جا رہے ہیں۔ حتیٰ کہ افریقہ کے وہ حبشی جنہیں خدا کی ہستی کا بھی پتہ نہ تھا۔ وہ اب لا الٰہ الا اللہ، لا الٰہ الا اللہ لا الٰہ الا اللہ پکار رہے ہیں۔ سیدنا بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ جنہیں مکہ کی تپتی ہوئی زمین پر لٹا کر گھسیٹا جاتا تھا۔ آج ان کی قوم میں اسلام پھیل رہا ہے۔ اور اس تیزی سے پھیل رہا ہے کہ دنیا ورطۂ حیرت میں پڑی ہوئی ہے۔ یہ انقلاب کیسے ممکن ہوا؟ اسی لئے کہ خدا خود اس انقلاب کو رونما کرنے کا فیصلہ کر چکا ہے۔ جب اللہ تعالیٰ آسمان پر کوئی فیصلہ کرتا ہے۔ تو اس کے فرشتے اس فیصلے کو زمین پر نافذ کرنے میں مصروف ہو جاتے ہیں اور وہ بات جو خود دنیا والوں کی نظر میں انہونی ہوتی ہے۔ دیکھتے ہی دیکھتے ظہور میں آ جاتی ہے۔

خدائی وعدے کی تکمیل اور ہماری ذمہ داریاں

غلبۂ اسلام کے خدائی وعدے اور اس کی تکمیل کے ابتدائی آثار پر روشنی ڈالنے کے بعد محترم میاں صاحب موصوف نے اُن عظیم ذمہ داریوں پر بھی تفصیل سے روشنی ڈالی۔ جو اس ضمن میں انصار اللہ پر عائد ہوتی ہیں۔ آپ نے فرمایا ہم جو اس وقت یہاں بیٹھے ہیں۔ ہم نے یہ آسمانی خوشخبری سنی اور فیصلہ کیا کہ ہم اپنی مقدور بھر کوشش کریں گے۔ کہ یہ خدائی وعدہ جلد پورا ہو۔ ہم نے عہد باندھا کہ ہم اسلام کی فتح کو قریب سے قریب تر لانے کی خاطر کسی قربانی سے بھی دریغ نہیں کریں گے۔ اس لحاظ سے اگر دیکھا جائے تو ہم پر بہت بڑی ذمہ واری عائد ہوتی ہے۔ اور وہ ذمہ داری یہ ہے۔ کہ ہم اپنے اس عہد کو پورا کریں۔ اور کرتے چلے جائیں جو ہم نے خدا سے باندھا ہے تا وہ دن جلد آئے کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا ہر ملک اور ہر ملک کے ہر قصبہ اور ہر گاؤں اور ہر گھر پر لہرا رہا ہو۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم اپنی ذمہ واریوں کو سمجھیں۔ اور انہیں پورا کرنے میں اپنا تن من دھن سب کچھ لگا دیں۔ اگر ہم اپنا سارا مال، اپنی عزتیں اور اپنی جان بھی دے دیں۔ تو اس مقصد کے بالمقابل جسے ہم نے اپنے سامنے رکھا ہے اس کی کوئی بھی حیثیت ہے؟ مقصد اس قدر عظیم ہے کہ اس کے آگے ہماری اس قربانی کی کوئی بھی تو حیثیت نہیں ہو سکتی۔ اگر اللہ تعالیٰ ہماری اس حقیر قربانی کو قبول کر لے اور ہمیں وہ انعام دے جس کا اس نے وعدہ کیا ہے۔ تو یہ کتنا بڑا انعام ہوگا۔ اور کتنا شاندار انقلاب ہوگا۔ جس سے یہ دنیا ہمکنار ہوگی۔

احکامِ الٰہی کی بجا آوری

ذمہ داریوں کی مزید وضاحت کرتے ہوئے محترم میاں صاحب موصوف نے فرمایا اس ضمن میں سب سے مقدم اور سب سے اہم ذمہ داری یہ ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے احکام کو دل و جان سے بجا لائیں بعض احکام بظاہر ایسے ہوتے ہیں۔ کہ وہ سب کے لئے نہیں ہوتے۔ مثلاً زکوٰۃ ادا کرنے کا حکم ہے۔ یہ حکم بظاہر امیروں کے لئے ہے۔ کیونکہ اس حکم پر وہی شخص عمل کر سکتا ہے۔ جس کے پاس مال ہو۔ لیکن اللہ تعالیٰ ہر شخص کو امیر بنا سکتا ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ کی قدرت کو جس کی کوئی انتہا نہیں مدنظر رکھا جائے تو غریب سے غریب انسان بھی اس حکم کے تحت آ سکتا ہے بشرطیکہ وہ یہ نیت کرے کہ اگر خدا مجھے مال عطا کرے گا۔ تو میں زکوٰۃ ضرور ادا کروں گا زکوٰۃ تو بے شک وہ اس وقت ہی دے گا جب خدا اسے مال عطا کرے گا لیکن اس نیت اور عہد کے نتیجہ میں ثواب اسے ضرور ملنا شروع ہو جائے گا۔ اور خدا کی نگاہ میں زکوٰۃ ادا

نہ کر سکنے کے باوجود وہ بھی اس حکم پر عامل ہی شمار ہوگا۔ پس ہمیں چاہیئے کہ ہم خدا تعالیٰ کے سب حکموں پر عمل پیرا ہوں۔ جن حکموں کو بجا لانے کی ہم میں استطاعت ہے انہیں ان کی پوری شرائط کے ساتھ بجا لائیں اور جن کی استطاعت نہیں ان کے لئے دل میں پکی نیّت اور ارادہ کر لیں کہ جب بھی خدا ہمیں استطاعت دے گا ہم ان کی بجا آوری سے سرمو انحراف نہیں کریں گے۔ اس طرح ہم امیر ہوں یا غریب، مال دار ہوں یا نادار، ہر حال میں ہم خدا تعالیٰ کے فرمانبردار بندے کہلائیں گے۔ اور ہمیں وہ بہترین اجر سے کبھی محروم نہیں رکھے گا۔ خدائی افضال حاصل کرنے کا یہ ایک بہت قیمتی گُر ہے۔ ہمیں چاہیئے کہ ہم اس پہ عمل پیرا ہوں اور اپنے آپ کو خدائی افضال کا اہل بنائیں۔

تربیّت اولاد کی اہمیت

اسی ضمن میں محترم میاں صاحب موصوف نے انصار کو تربیت اولاد کی اہمیّت کی طرف توجہ دلائی آپ نے فرمایا۔ میں آپ کو خدا تعالیٰ کے احکام میں سے ایک حکم سناتا ہوں۔ اگرچہ اس حکم کے اوّل مخاطب انصار ہی ہیں لیکن اگر دیکھا جائے تو وہ بچّے بھی جو ابھی دودھ پیتے ہیں اس حکم کے مخاطب ہیں کیونکہ آگے چل کر وہ زمانہ آنے والا ہے کہ جب ان پہ بھی اس حکم کا اطلاق ہوگا اور وہ حکم یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں قرآن مجید میں ایک دعا سکھائی ہے۔ دعا یہ ہے کہ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ أَزْوَاجِنَا وَذُرِّيَّاتِنَا قُرَّةَ أَعْيُنٍ وَاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِينَ إِمَامًا۔ یعنی اے ہمارے رب ہم کو ہماری بیویوں اور ہماری اولاد کی طرف سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا کر اور ہم کو پرہیزگاروں کا پیشوا بنا۔ جہاں ہمارا یہ فرض ہے کہ ہم یہ دعا مانگتے چلے جائیں وہاں اپنی طرف سے بھی اولاد کی تربیت کے ضمن میں اپنے فرائض کو پورے طور پہ ادا کریں اور ہر آن اس بات کا خیال رکھیں کہ ہماری اولاد اس رنگ میں پروان چڑھے کہ وہ دین کی خدمت گذار ہوتے ہوئے ہمارے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک ثابت ہو۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اس فرض کی اہمیّت ایک حدیث میں بھی بیان فرمائی ہے حضورؐ فرماتے ہیں:۔ كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ یعنی اپنے اپنے دائرۂ عمل میں تم میں سے ہر شخص ایک حاکم کی طرح ہے اور تم میں سے ہر شخص سے اس کی رعیت کے بارے میں بازپُرس ہوگی۔

حضرت مسیح موعودؑ کی کتب کا مطالعہ

تربیت اولاد کے سلسلہ میں محترم میاں صاحب موصوف نے کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مطالعہ اور انہیں حرزِ جان بنانے کی اہمیت کو بھی واضح کیا آپ نے فرمایا اجتماع میں کل بھی اور آج بھی متعدد بار حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا بالاستیعاب مطالعہ کرنے اور انہیں بار بار پڑھنے کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ حضور علیہ السلام کی کتب ایک بیش بہا خزانہ ہیں ایسا بیش بہا خزانہ کہ افریقہ کے معدنی ذخائر سے نکلنے والے لعل و جواہر بھی اس کے آگے کوئی حیثیت نہیں رکھتے۔ بھلا اِن مادی جواہرات کی حیثیت ہی کیا ہے اُن بیش قیمت روحانی جواہرات کے مقابلہ میں کہ جب وہ آپ کی جیب میں ہوتے ہیں تو ساتھ ہی خدا آپ کے دل میں ہوتا ہے۔ اگر کسی شخص کو جواہرات اور موتی تو مل جائیں اور ساتھ ہی اسے یہ بھی بتا دیا جائے کہ یہ صرف تیرے لئے ہیں تیری اولاد کا ان میں کوئی حصّہ نہیں ہے ایسی صورت میں اِن موتیوں اور جواہرات کا ملنا اس کے لئے راحت اور اطمینان کا موجب نہیں ہو سکتا وہ اِس غم میں ہی گھل گھل کر مرجائے گا کہ دولت ملی بھی تو کسی کام کی نہیں۔ اس کی ہر ممکن کوشش یہ ہوگی کہ وہ خود ہی اِس دولت سے فائدہ نہ اٹھائے بلکہ اُس کی اولاد بھی اس سے فائدہ اٹھانے والی ہو۔ اسی طرح ہمیں کب قرار آ سکتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب میں جو جواہرات بکھرے ہوئے ہیں اُن سے ہم تو فائدہ اٹھائیں لیکن ہماری اولاد ان سے محروم ہی رہے۔ اگر ہم نے اپنی اولادوں کو ان بیش بہا خزائن سے مالامال کرنے کی طرف توجہ نہ کی جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب میں بکھرے پڑے ہیں تو اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ خدا تعالےٰ اور لوگوں کو لے آئے گا جو ان خزائن سے اپنے دامن بھر کر وہ کام سرانجام دینے میں مصروف ہو جائیں گے جس کی سرانجام دہی کے لئے خدا نے جماعتِ احمدیہ کو قائم کیا ہے اُس وقت کس قدر حسرت ہوگی اُن لوگوں کے لئے جو خود اِن خزائن سے مالامال ہونے کے باوجود انہیں اپنی اولادوں میں منتقل کرنے کی طرف توجہ نہیں دیتے اور اس سے غفلت برت رہے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی کتب میں قرآن مجید کی بہترین تفسیر ہمیں دی ہے۔ یہ ایسا بیش بہا خزانہ ہے کہ ساری دنیا کے خزانے بھی مل کر اس کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم ان کتب سے خود بھی فائدہ اٹھائیں اور ساتھ ہی اس امر کا بھی خاص خیال رکھیں اور اس سے کبھی غافل نہ ہوں کہ آیا ہماری اولادوں کو بھی ان کتب سے استفادے کا صحیح شغف حاصل ہے یا نہیں۔

کتب کی فراہمی کی طرف خاص توجہ کی ضرورت

خطاب کا سلسلہ جاری رکھتے ہوئے محترم میاں صاحب موصوف نے فرمایا یہ ظاہر بات ہے کہ ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب سے اسی صورت میں فائدہ اٹھا سکتے ہیں کہ پہلے ہم ان کتابوں کو حاصل کرنے کی کوشش کریں۔ اگر ہمارے پاس کتابیں ہی موجود نہ ہوں تو ان سے فائدہ اٹھانے کا سوال ہی پیدا نہیں ہو سکتا سو اوّل کام کتب کی فراہمی کا ہے۔ کچھ عرصہ قبل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب نایاب ہو گئی تھیں اور اس بات کی شدید ضرورت محسوس کی جا رہی تھی کہ حضورؑ کی کتابوں کو دوبارہ چھاپنے کا انتظام کیا جائے۔ اب "شرکتِ اسلامیہ" نے ان کتابوں کو سیٹ کی صورت میں چھاپنے کا سلسلہ شروع کیا ہے۔ ہمیں اس موقع کو غنیمت جان کر ان کتابوں کو حاصل کرنے کی فکر کرنی چاہیئے ورنہ آگے چل کر ایسا زمانہ آ سکتا ہے کہ یہ کتابیں پھر نایاب ہو جائیں۔ اس ضمن میں یہ بات یاد رکھنی چاہیئے کہ بے شک لائبریریاں قائم کرنا بھی ضروری ہے تاکہ حسب ضرورت لوگ ان سے استفادہ کر سکیں لیکن کتاب جب تک اپنی ذاتی ملکیت نہ ہو اُس وقت تک اس سے صحیح رنگ میں استفادہ نہیں کیا جا سکتا۔ اس لئے ضروری ہے کہ ہم میں سے ہر شخص زیادہ سے زیادہ اِن کتابوں کو اپنے پاس رکھے اور ان سے خاص توجہ اور التزام کے ساتھ استفادہ کرے۔ میں نے آکسفورڈ میں دیکھا ہے کہ وہاں کوئی طالب علم بھی یونیورسٹی کی لائبریری پہ انحصار نہیں رکھتا بلکہ ہر طالب علم اپنی لائبریری آپ بناتا ہے تاکہ پوری آزادی اور دلجمعی کے ساتھ اپنے مطالعہ کو جاری رکھ سکے۔ ہم لوگ اپنے کھانے پر، اپنے لباس پر، اپنی رہائش اور دوسری ضروریات پہ تو دل کھول کر خرچ کر دیتے ہیں لیکن اس طرف توجہ نہیں کرتے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا ہماری جیب پہ سب سے زیادہ حق ہے۔ جذبہ تو یہ ہونا چاہیئے کہ ہمیں پہلے ان کتب کو حاصل کرنا ہے اور پھر دوسری ضروریات کی طرف متوجہ ہونا ہے۔ پھر کتب کا فراہم کرنا ہی اصل کام نہیں ہے جیسا کہ میں ابھی بتا چکا ہوں اصل کام یہ ہے کہ فراہم کرنے کے بعد ان سے پورے طور پہ استفادہ کیا جائے۔ ہمارے گھروں کا ماحول ایسا ہونا چاہیئے کہ جس گھر میں بھی یہ کتب ہوں اُس گھر کا کونہ کونہ یہ دعا کر رہا ہو کہ اے اللہ تو اس گھر کے مکینوں کے دلوں میں ان کتابوں کی قدر و قیمت کو پہچاننے اور ان کا حق ادا کرنے کی تحریک کر تا وہ نہ صرف ان کتابوں کو اپنی الماریوں اور شیلفوں کی زینت ہی نہ بنائیں بلکہ ان میں جو نور بھرا ہوا ہے اس سے اپنے دلوں اور اپنی روحوں کو بھی زینت بخشیں۔

سلسلہ کے اخبارات و رسائل خریدنے کی تحریک

آپ نے مزید فرمایا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصانیف اور سلسلہ کی دیگر کتب کے بعد ہمارے اخبارات اور رسائل ہیں۔ ہمیں ان کی طرف بھی توجہ کرنی چاہیئے اور ان سے بھی کما حقہٗ فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ ان میں سے ایک رسالہ "الفرقان" ہے وہ بھی اسی غرض کو پورا کر رہا ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے علم و عرفان کے جو چشمے جاری کئے ہیں ان سے دنیا کو سیراب کیا جائے دوستوں کو اس کا مطالعہ بھی کرنا چاہیئے

صحّت برقرار رکھنے کا قرآنی اصول

سلسلہ خطاب جاری رکھتے ہوئے محترم میاں صاحب موصوف نے فرمایا میں ایک اور اہم بات کی طرف بھی توجہ دلانا چاہتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ ہمارے دوستوں کو یہ خیال دل سے نکال دینا چاہیئے کہ چونکہ وہ انصار میں شامل ہیں اس لئے بوڑھے ہو چکے ہیں۔ انصار بے شک چالیس سال سے زائد عمر کے ہیں لیکن وہ بوڑھے نہیں ہیں بلکہ جوانوں سے بڑھ کر جوان ہیں اور انہیں اپنے آپ کو جوان سمجھتے ہوئے دین کی خدمت کا فریضہ ادا کرنا ہے اس لئے ان کا یہ بھی فرض ہے کہ وہ اپنی صحت کا خاص خیال رکھیں۔ اور ایسی غذا کھائیں جس سے ان کی صحّت برقرار رہے۔ کل جب میں قرآن مجید کی تلاوت کرتے کرتے سورہ مائدہ کی آیت ۹۳ پہ پہنچا تو میں نے دیکھا کہ اس میں اللہ تعالیٰ نے غذا کے متعلق نہایت پُرحکمت تعلیم دی ہے ایسی پُرحکمت تعلیم کہ سائنسدان آج جس نتیجہ پہ پہنچے ہیں خدا تعالیٰ نے آج سے چودہ سو سال قبل قرآن میں وہی بات بیان کر کے ہمیں پہلے ہی اس سے باخبر کر رکھا ہے۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے لَيْسَ عَلَى الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جُنَاحٌ فِيمَا طَعِمُوا إِذَا مَا اتَّقَوْا وَآمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ ثُمَّ اتَّقَوْا وَآمَنُوا ثُمَّ اتَّقَوْا وَأَحْسَنُوا وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ ٥ یعنی جو لوگ ایمان لائے

نیز انہوں نے اعمالِ صالحہ کی نہج پر اپنے سب کام انجام دئے جب وہ تقویٰ اختیار کریں اور ایمان لائیں اور اعمال صالح کی نہج پر اپنے سب کام انجام دیں پھر تقویٰ میں اور ترقی کریں اور ایمان لائیں پھر تقوےٰ میں مزید ترقی کریں اور احسان بھی روا رکھیں تو جو کچھ بھی وہ کھائیں اس پر انہیں کوئی گناہ نہیں ہوگا۔ اور اللہ احسان کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔

اس آیت میں اللہ تعالےٰ نے ایمان، عمل صالح اور تقویٰ کی شرط کے ساتھ ہر چیز کھانے کی اجازت دی ہے اور ساتھ ہی احسان کی بھی تلقین فرمائی ہے۔ اللہ تعالےٰ نے فرمایا یہ ہے کہ ان شرائط کے ماتحت جو کچھ بھی تم کھاؤ گے۔ اس سے تمہیں کوئی نقصان نہیں پہنچے گا بلکہ ہر چیز جو تم کھاؤ گے اس سے تمہاری صحت کو برقرار رکھنے میں مدد ملے گی۔ اب اگر ہم یہ سمجھ لیں کہ ایمان عمل صالح اور تقویٰ کی شرائط سے کیا مراد ہے تو یہ بات خود بخود واضح ہو جائے گی کہ ہر چیز کھانے کا مطلب کیا ہے۔ سوچنا چاہیئے کہ ایمان اور تقوےٰ میں تمام دوسرے احکام کے ساتھ ساتھ اکل و شرب سے متعلق وہ احکام بھی آجاتے ہیں۔ جو اللہ تعالےٰ نے قرآن مجید میں بیان فرمائے ہیں اور اعمال صالحہ میں دیگر نیک اور مناسب حال اعمال کے علاوہ یہ احتیاط بھی شامل ہے کہ غذا متوازن ہو کیونکہ اعمال صالحہ کہتے ہی مناسب حال اور متوازن اعمال کو ہیں۔ غذا کے متوازن ہونے سے مراد یہ ہے کہ وہ غذا ایسی ہونی چاہیئے کہ اس میں وہ تمام اجزاء موجود ہوں جو صحت کو برقرار رکھنے کے لئے ضروری ہیں۔ سائنسدان اب آکر اس حقیقت تک پہنچے ہیں کہ غذا متوازن ہونی چاہیئے۔ یعنی اس میں شکر، نشاستہ روغنیات اور لحمیات کا جزو موجود ہونا چاہیئے۔ قرآن نے آج سے چودہ سو سال قبل ہی مسلمانوں کو ہدایت کردی کہ تمہاری غذا متوازن اور مناسب حال ہو۔ مناسبِ حال اس لئے کہ ہر عمر کے واسطے غذا کا توازن الگ الگ ہوتا ہے۔ جس دن ہم پیدا ہوئے تھے تو خدا نے کہا تھا کہ تو ماں کی چھاتیوں سے دودھ پی۔ پیدائش کے وقت خدا نے جو غذا مقرر کی۔ اس میں اس وقت کی عمر کے لحاظ سے پورا توازن موجود ہوتا ہے۔ اور پھر ماں کے دودھ کا توازن بچے کی عمر کے ساتھ ساتھ بدلتا رہتا ہے۔ بچہ پہلے دن ماں کی چھاتیوں سے جو دودھ پیتا ہے وہ اس سے مختلف ہوتا ہے جو دوسرے دن وہ انہی چھاتیوں سے پیتا ہے۔ تیسرے دن کا دودھ دوسرے دن سے مختلف ہوتا ہے اور اس طرح دن بدن مختلف ہوتا چلا جاتا ہے۔ اس سے یہ حقیقت واضح ہوتی ہے کہ ہمارے لئے عمر میں روز بروز رونما ہونے والے تغیر کے ساتھ ساتھ غذا کے توازن کا بدلنا اور اس طرح غذا کھانے کے فعل کو اعمال صالحہ کی نہج پر انجام دینا ضروری ہے۔ جوں جوں عمر بڑھتی ہے اور انسان کا بچہ ماں کا دودھ چھوڑ کر دوسری غذاؤں پر آتا ہے تو ہر عمر کے لحاظ سے اس کی غذا بھی بدلتی جاتی ہے۔ جو بچپن کی غذا ہوتی ہے جوانی میں وہ کارآمد نہیں رہتی۔ جوانی میں انسان کو اور قسم کی غذا کی ضرورت ہوتی ہے جوانی کے مقابلے میں بڑھاپے میں انسان کو اور قسم کی غذا کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس طرح عمر کے ساتھ ساتھ غذا کا توازن بدلتا چلا جاتا ہے چالیس سال سے پہلے تک جسم کی نشوونما کا زمانہ ہوتا ہے اور چالیس سال کے بعد جسم کو قائم رکھنے کی ضرورت ہوتی ہے اس کے لئے ایسی ہی غذا درکار ہے۔ جو ایسے اجزاء پر مشتمل ہو جن سے جسم کو برقرار رکھنے میں مدد ملے۔ چالیس سال کے بعد جسم کو شکر کی زیادہ ضرورت نہیں رہتی اور نہ ہی چربی، گھی اور مکھن وغیرہ کی ضرورت ہوتی ہے۔ البتہ تیل کا جزو ضرور درکار ہوتا ہے سو ہمیں قرآن مجید کے بیان کردہ اصل کے مطابق چالیس سال کے بعد ایسی غذا استعمال کرنی چاہیئے۔ جو اس عمر کے لحاظ سے متوازن ہو یعنی اس میں نشاستے اور لحمیات کا جزو تو ہو لیکن شکر اور گھی وغیرہ کا جزو کم سے کم ہو۔ سائنسدانوں کا کہنا ہے کہ سویابین میں شکر نہ ہونے کے برابر ہے البتہ اس میں تیل کا جزو بہت زیادہ ہے جو چالیس سال کے بعد جسم کو برقرار رکھنے کے لئے ضروری ہے۔ بڑھاپے میں شریانیں سخت پڑ جاتی ہیں۔ جن سے دوران خون کے متعدد امراض پیدا ہو کر صحت خراب ہو جاتی ہے۔ سائنسدانوں کا کہنا ہے کہ اگر سویابین کا تیل استعمال کیا جائے تو نہ صرف یہ کہ شریانیں سخت نہیں ہوتیں بلکہ اگر شریانیں سخت ہو چکی ہوں تو وہ بھی نرم پڑ کر اصلی حالت پر آجاتی ہیں۔

الغرض ہمارے انصار کو عمر کے لحاظ سے متوازن غذا کا خاص خیال رکھنا چاہیئے اور اس ضمن میں عمر کی مناسبت کے لحاظ سے سویابین کا زیادہ سے زیادہ استعمال کرنا چاہیئے تاکہ اس عمر میں بھی صحتیں برقرار رہیں اور وہ دین کی زیادہ سے زیادہ خدمت کرنے کے قابل ہو سکیں۔ ہمارے زمیندار اپنی زمینوں میں سویابین بیج کر اور اس طرح اس کے استعمال کو مقبول بنا کر بڑی خدمت سرانجام دے سکتے ہیں۔ پھر سورۂ مائدہ کی اس آیت سے جو میں نے ابھی پڑھی ہے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ غذا کا متوازن رکھنا ہی ضروری نہیں ہے بلکہ احسان کا طریق بھی اختیار کرنا ضروری ہے۔ اس سے مراد یہ ہے کہ ہم اسبات کا بھی خیال رکھیں کہ ہمارے ہمسائے میں کوئی بھوکا نہ ہو ہم خود بھی متوازن غذا کھائیں اور غیر مستطیع و نادار لوگوں کو بھی کھلائیں۔ اگر ہم ایسا کریں گے۔ تو خدا کا یہ وعدہ ہے کہ وہ ہماری صحتوں کو ضرور برقرار رکھے گا۔ اور اس کے نتیجے میں ہمیں خدمت دین کی زیادہ سے زیادہ توفیق عطا کرے گا۔ ہمیں چاہیئے کہ ہم قرآن مجید کے اس حکم پر عملدرآمد کا بھی خاص خیال رکھیں۔

انصار اللہ کا ایک اور اہم فرض

انصار اللہ کو ان کے اہم فرائض کی طرف توجہ دلانے کے بعد محترم میاں صاحب موصوف نے انہیں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صحتیابی کے لئے خاص توجہ التزام اور درد و الحاح کے ساتھ دعائیں کرنے کی طرف بھی توجہ دلائی۔ انصار اللہ کو ان کا یہ اہم فرض یاد دلاتے ہوئے آپ نے فرمایا حضور کی بیماری کی کیفیت ایسی ہے کہ حضور کو بعض اوقات بے چینی کی تکلیف ہو جاتی ہے۔ لیکن اس حال میں بھی حضور خدمت اسلام کے فریضے سے ایک لمحہ کے لئے غافل نہیں ہوتے۔ اس وقت بھی اگر کوئی دینی یا جماعتی کام سامنے آجائے تو یوں معلوم ہوتا ہے کہ حضور اپنی ساری تکلیف بھول گئے ہیں فوراً اسکے متعلق ضروری ہدایات دینی شروع کر دیتے ہیں اور ساری توجہ اسی کام کی طرف مبذول ہو جاتی ہے۔ حضور کے جماعت احمدیہ پر خصوصاً اور سارے عالم اسلام اور باقی دنیا پر عموماً بے شمار احسانات ہیں حضور نے زندگی بھر پوری جگر سوزی کے ساتھ جماعت، عالم اسلام اور دنیا کی بھلائی اور فلاح و بہبود کے لئے کام کیا ہے۔ میں ازراہ امتنان جماعت پر حضور کے بیشمار اور ان گنت احسانوں میں سے یہاں ایک احسان کا ذکر کرتا ہوں ۱۹۴۷ء میں جبکہ مسلمانوں پر شدید مظالم ہو رہے تھے تو حضور نے اس کے ازالہ کے لئے جس درد اور تڑپ کے ساتھ کوشش فرمائی اس سے جماعت اچھی طرح باخبر ہے۔ رتن باغ کا برآمدہ گواہ ہے کہ حضور نے دن اور راتیں ننگے سر اور ننگے پاؤں ٹہل ٹہل کر گزارے اور حضور نے دعا اور دوا کی ہر ممکن تدبیر بروئے کار لانے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا۔ حضور کو اس وقت تک چین نصیب نہ ہوا۔ جب تک کہ حضور نے جماعت کے ایک ایک فرد کو بخیر و عافیت پاکستان نہ پہنچا دیا۔ حضور کی یہ غمخواری صرف احمدیوں کے لئے ہی نہیں تھی بلکہ باقی مسلمانوں کے لئے بھی حضور کے درد اور تڑپ کا یہی عالم تھا۔ یہ چھوٹا سا واقعہ ہی ایسا ہے جو ہمیں مجبور کر دیتا ہے کہ ہم حضور کی صحتیابی کے لئے درد و الحاح کے ساتھ دعائیں کریں اور کرتے چلے جائیں پس ہمیں حضور کی صحت یابی اور درازیٔ عمر کے لئے نہایت درجہ عاجزی و انکساری اور خشوع و خضوع کے ساتھ دعائیں کرنی چاہئیں اور اپنے اس اہم فرض سے کبھی غافل نہیں ہونا چاہیئے

حرفِ آخر

آخر میں میاں صاحب موصوف نے اپنے خطاب کو ختم کرتے ہوئے فرمایا آخر میں میں آپ سے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ہم نے یہاں جمع ہو کر قرآن مجید، احادیث نبوی صلے اللہ علیہ وسلم، اور کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے درس سنے ہیں اور دیگر اہم نصائح سے بھی ہم مستفید ہوئے ہیں۔ ہم میں سے ہر ایک نے یہاں آکر کچھ نہ کچھ حاصل کیا ہے۔ ہمیں دعا کرنی چاہیئے کہ ہم نے جو کچھ حاصل کیا ہے۔ وہ پھل کے طور پر نہ ہو بلکہ بیج کے طور پر ہو۔ وہ بڑھتا چلا جائے اور پھیلتا اور پھلتا چلا جائے۔ تاکہ ہم پر خدا کی رحمتیں اور برکتیں نازل ہوتی رہیں اور ہمارا ہمیشہ ہی خدا تعالےٰ کے مقبول بندوں میں شمار ہوتا رہے

اس ولولہ انگیز اور روح پرور خطاب کے اختتام پر انصار نے کھڑے ہو کر محترم میاں صاحب موصوف کی اقتداء میں پہلے اپنا عہد دہرایا۔ پھر تبلیغ اسلام کے فریضے کو نسلاً بعد نسلٍ قیامت تک ادا کرتے چلے جانے سے متعلق جماعتی عہد کے الفاظ دہرائے ازاں بعد میاں صاحب موصوف نے ایک پُرسوز اجتماعی دعا کرائی اور دعا سے فارغ ہونے پر اجتماع کے اگلے سال تک ملتوی ہونے کا اعلان کرتے ہوئے انصار اللہ کو واپس جانے کی اجازت دی۔

درخواست دُعا

میری ممانی (امرود بیگم) دو سال سے جوڑوں کے درددں کی وجہ سے بیمار ہیں۔ اور زیر علاج ہیں۔ بزرگان سلسلہ اور درویشانِ قادیان سے درخواست ہے کہ وہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل شفا دے آمین

(خاکسار خالد رشید درجہ دہم الف ربوہ)

مجالس خدام الاحمدیہ کی توجہ کے لئے

خدام جلسہ سالانہ کے موقعہ پر اپنے نام پیش کریں!

امسال حسب سابق جلسہ سالانہ کے موقعہ پر مہمانوں کی خدمت کے لئے خدام کی ضرورت ہوگی حضور اقدس نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ مورخہ ۱۹ ستمبر ۱۹۵۸ء میں ہر جماعت کو ۲۵ فیصدی خدام مہیا کرنے کی ہدایت فرمائی تھی۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے پیش نظر مجالس کے قائدین و زعماء سے التماس ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ خدام کے نام بھجوائیں تاکہ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر ہر ایک کے مناسب حال فرائض سپرد کئے جائیں۔ یہ امر واضح رہے کہ بیرونی جماعت سے آنے والے احباب کی ڈیوٹیاں ایسی جگہ لگائی جائیں گی کہ وہ جلسہ سالانہ کی کارروائی سے پورے طور پر فائدہ اٹھا سکیں۔

میں جملہ قائدین خدام الاحمدیہ کو ہدایت کرتا ہوں کہ وہ اپنی مجالس میں سے جلسہ سالانہ پر آنے والے خدام کی ایک فہرست مندرجہ ذیل کوائف کے ساتھ دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ میں ۱۰ دسمبر ۱۹۵۹ء تک بھجوا دیں۔ ایسے خدام جن کے نام اس فہرست میں درج ہوں وہ ۲۳ دسمبر ۱۹۵۹ء تک ربوہ پہنچ کر دفتر خدام الاحمدیہ میں اپنے آنے کی اطلاع دیں تاکہ ان کی ڈیوٹی انہیں بتا دی جائے۔

نام خادم ... عمر ... صحت ...... تاریخ بیعت ......
کس قسم کی ڈیوٹی دے سکتے ہیں۔

(نائب صدر خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

توجہ کی ضرورت چندہ وقف جدید کا دوسرا سال دسمبر ۱۹۵۹ء میں ختم ہو رہا ہے۔ ایفائے عہد ایمان کی امتیازی خصوصیات میں سے ہے لہٰذا جن دوستوں نے وقف جدید کے چندہ میں وعدے فرمائے ہیں مگر ابھی ادائی نہیں کر سکے انہیں فوری توجہ فرما کر اپنے کئے ہوئے عہد کو پورا کرنا چاہئے تا سال گزرنے سے قبل وہ سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشاد المومن اذا وعد وفیٰ کے مصداق قرار پا جائیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو سچے مومن بننے کی توفیق عطا فرمائے آمین اللّٰھم آمین

(سید منیر احمد)

ضرورت مند نوجوانوں کے لئے

۱۔ بنکنگ کیریر کا موقع عرصہ ٹریننگ ایک سال۔ الاؤنس دوران ٹریننگ -/۲۰۰ ماہوار شرائط۔ فرسٹ و سیکنڈ کلاس گریجوایٹ عمر ۲۱ تک درخواستیں بنام جنرل منیجر مسلم کمرشل بنک لمیٹڈ میری ویدر ٹاور کراچی (۱۸ سپٹ ۵۹)

۲۔ آزاد کشمیر سول سروس تحریری امتحان انگلش۔ جنرل نالج۔ ٹریننگ سی ایس پی اکیڈمی پاکستان میں۔ الاؤنس دوران ٹریننگ -/۲۰۰ روپے ماہوار۔ شرائط۔ باشندہ جموں و کشمیر۔ گریجوایٹ۔ عمر ۳۰ ۵۹ کو ۲۸ تک۔ فارم درخواست و ہدایات سیکرٹری آزاد کشمیر پبلک سروس کمیشن راولپنڈی یا سیکرٹری جنرل آزاد کشمیر گورنمنٹ مظفر آباد سے طلب ہوں۔ درخواستیں بنام سیکرٹری پبلک سروس کمیشن مذکور ۳۰ ۵۹ تک (۱۸ سپٹ ۵۹)

(ناظر تعلیم)

قرارداد تعزیت مورخہ ۱۴/۱ ۵۹ بروز ہفتہ اساتذہ کرام تعلیم الاسلام ہائی سکول و طلباء نے مکرم ہیڈ ماسٹر صاحب کی زیر صدارت تعزیتی قرارداد پاس کی۔ ہم سٹاف تعلیم الاسلام ہائی سکول گھٹیالیاں اور طلباء کا یہ ہنگامی اجلاس مکرمی ماسٹر نذیر احمد صاحب رحمانی کی اچانک وفات پر رنج و غم کا اظہار کرتا ہے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم نیک، پرہیزگار اور متقی بزرگ تھے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ان کو جوار رحمت میں جگہ دے۔ اور ان کے پسماندگان کا حامی و ناصر ہو۔ اور ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

کریم اللہ عبد زیدی سٹاف سیکرٹری تعلیم الاسلام ہائی سکول گھٹیالیاں

مجالس انصار اللہ اور سلسلہ احمدیہ کی کتب کا مطالعہ اور امتحان

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے خلفاء نیز بزرگان سلسلہ کی تصانیف کا مطالعہ کرنا بے حد ضروری ہے۔ ان کے مطالعہ سے ظلمات دور ہوتی ہیں اور دلوں میں نور پیدا ہوتا ہے۔ قرآن کریم میں حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت کی غرض بیان کی گئی ہے۔ لیخرج الذین اٰمنوا وعملوا الصّٰلحٰت من الظلمات الی النور (ط) کہ ایمان لانے والوں اور نیک عمل بجا لانے والوں کو ظلمات سے نور کی طرف نکالا جاتا ہے۔ اور یہی اسلام کی غرض و غایت ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے خلفاء کا بھی یہی کام ہے کہ دین کو زندہ کریں اور شریعت کو قائم کریں۔ پس ظلمات سے نور کی طرف نکلنے کے لئے حضور مسیح موعود اور آپ کے خلفاء نیز بزرگان سلسلہ کی تصانیف کا مطالعہ کرنا ضروری امور سے ہے۔

۲۔ قیادت تعلیم انصار اللہ مرکزیہ کے سال رواں کے پروگرام میں سلسلہ عالیہ کی کتب کا امتحان بھی رکھا گیا ہے۔ محترم حضرت صدر صاحب انصار اللہ مرکزیہ کے استصواب سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب "شہادت القرآن" امتحان کے لئے مقرر کی گئی ہے۔ اور اس مختصر اعلان کے ذریعہ مجالس کو اطلاع دی جاتی ہے۔ احباب انصار اللہ اس کتاب کا مطالعہ فرمائیں۔ یہ کتاب "الشرکۃ الاسلامیہ" ربوہ سے مل سکتی ہے۔ مجالس کو چاہئے کہ اس کتاب کے امتحان کے لئے تیاری شروع فرمائیں۔ امتحان کی تاریخ بعد میں مقرر کی جائے گی۔

(قائد تعلیم انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

مجالس خدام الاحمدیہ اور ہفتہ بقایاجات جیسا کہ پہلے اعلان کیا جا چکا ہے کہ مرکز کی طرف سے عنقریب متعلقہ مجالس کو ان کے بقایا جات سے اطلاع کی جا رہی ہے۔ لہٰذا ایسی مجالس کے عہدیداروں سے گذارش ہے کہ وہ فوری طور پر اپنے بقائے صاف کرنے کی طرف توجہ دے کر عنداللہ ماجور ہوں۔ کیونکہ موجودہ سال کو غیر معمولی طور پر کامیاب مالی سال ثابت کرنے کا ارادہ ہے اور یہ مقصد تبھی حاصل ہو سکتا ہے جبکہ پچھلے سب بقائے شروع سال ہی میں صاف ہو جائیں۔ لہٰذا جملہ مجالس کے عہدیداروں سے گزارش ہے کہ وہ اس مقصد کے حصول کے لئے یکم دسمبر تا ۷ دسمبر ہفتہ بھی منائیں۔ اور اس کو کامیاب کرنے کے لئے ہر امکانی ذریعہ اختیار کریں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

(مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

وقار عمل۔ خدام الاحمدیہ جس طرح دوسری نیکیوں کے لئے سچ بولنا ایک بنیادی حیثیت رکھتا ہے۔ اسی طرح وقار عمل کی صحیح روح بنیادی اینٹ اور ضمانت ہے زندگی کے ہر شعبہ میں کامیابی سے ہمکنار ہونے کے لئے چاہے وہ شعبہ دنیا سے تعلق رکھتا ہو یا دین سے۔

چنانچہ اس سلسلہ میں اپنے آقا کا ایک ارشاد ملاحظہ فرمائیں، جس سے اس کی اہمیت ایک حد تک ذہن نشین ہو سکے گی۔

"جو شخص کام کرتا ہے وہ عزت کا مستحق ہے اور جو کام نہیں کرتا بلکہ نکما رہتا ہے وہ اپنی قوم اور خاندان کے لئے عار اور ننگ کا موجب ہے۔"

(مہتمم وقار عمل مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

درخواست ہائے دعا

(۱) میرے بھائی خدا بخش صاحب حال مقیم ڈسکہ کی اہلیہ صاحبہ عرصہ دراز سے بیمار ہیں اور حالت تشویشناک ہے۔ احباب جماعت و بزرگان سلسلہ درد دل سے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے۔ آمین

(ایم گلزار ہاربر گول بازار ربوہ)

(۲) میری بھاوجہ ناصرہ یاسمین صاحبہ سیکنڈ مسٹرس گورنمنٹ گرلز سکول ہندو باغ (اہلیہ سید محمد یوسف صاحب پٹواری صدر ہندو باغ) سخت بیمار ہیں۔ کوئٹہ ہسپتال میں داخل ہیں۔ بزرگان سلسلہ و دیگر احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے۔

(لطف الرحمٰن ناز دفتر تعمیرات ربوہ)

(۳) خاکسار کی اہلیہ قریباً ایک ماہ سے بیمار ہے اور کئی مشکلات درپیش ہیں احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ صحت دے اور مشکلات دور فرمائے (محمد اسلم محمد پور کالونی ڈھاکہ، مشرقی پاکستان)

(۴) میرے والد مکرم شیخ محمد یعقوب صاحب درویش ایک لمبے عرصہ سے بیمار ہیں۔ چلنے پھرنے سے معذور ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ مولا کریم ان کو صحت کاملہ عطا کرے۔ آمین

(عبد الرؤف از ڈھاکہ)

پاکستان اور بھارت کو اپنی کنفیڈریشن قائم کر لینی چاہئے۔

"پاکستان کی خارجہ پالیسی مشترک دفاع کے راستے میں حائل نہیں ہو سکتی" (جے پرکاش)

نئی دہلی ۲۱ نومبر :- مسٹر جے پرکاش نرائن نے پاکستان اور بھارت کی کنفیڈریشن قائم کرنے کی تجویز دوبارہ پیش کی ہے اور کہا ہے کہ میں نے ہمیشہ اس کی وکالت کی ہے کہ ان دونوں ملکوں کو قریب تر آنا اور آپس میں بہتر تعلقات قائم کرنا چاہئیں۔

مسٹر نرائن نے کہا ہے کہ ان ملکوں کو جلد یا بدیر اپنی کنفیڈریشن قائم کر لینی چاہیئے۔ میرے خیال میں پاکستان کی خارجہ پالیسی یا اس کی سنٹو کی رکنیت کوئی ایسی دشواری نہیں ہے۔ جو نہ صرف کنفیڈریشن کے قیام بلکہ مشترک دفاع کے سلسلہ میں بھی ناقابل عبور ہو۔ اس سلسلہ میں مسٹر جے پرکاش نے یہ سوال کیا ہے کہ کیا برطانیہ دولت مشترکہ میں شریک ہونے کے باوجود شمالی اوقیانوس کی دفاعی تنظیم کا رکن نہیں ہے

مسٹر جے پرکاش نرائن نے کہا ہے کہ پاکستان اور بھارت کے علیحدہ علیحدہ دفاع کا تصور تک نہیں کیا جا سکتا اور ظاہر ہے۔ کہ بھارتی علاقے میں چین کی جارحانہ کارروائی کے پیش نظر پاکستان اور بھارت کے درمیان اور زیادہ قریبی تعلقات کی ضرورت نے غیر معمولی اہمیت اختیار کر لی ہے۔

آپ نے کہا میں یہ نہیں کہتا کہ چین یا پاکستان کی دوستی خریدنے کے لئے بھارت کو اپنا کوئی قومی مفاد قربان کر دینا چاہیئے۔ میرا خیال ہے کہ پاکستان اور بھارت کے مشترک دفاع کے لئے کوئی سمجھوتہ کیا گیا۔ تو اس کی نوعیت فوجی معاہدے کی نہیں ہوگی بلکہ یہ فوجی معاہدے سے بالکل مختلف ہوگا۔

مسٹر نرائن نے کہا کہ وہ یورپ اور مشرق وسطیٰ کے دو ہفتے کے دورے میں تبت اور افریقی ایشیائی ملکوں کے کنونشن پر تبادلہ خیالات کریں گے۔ جو آئندہ سال دہلی میں منعقد کیا جائیگا۔

کراچی سے راولپنڈی تک طیاروں کی گیارہ سروسیں

لاہور ۲۱ نومبر کل سے پاکستان انٹرنیشنل ایرلائینز نے کراچی سے راولپنڈی تک ہفتے میں گیارہ سروسیں شروع کر دی ہیں۔ کراچی سے لاہور تک وائیکا ونٹ قسم کے طیاروں کی روزانہ سروس کو پشاور تک وسیع کر دیا گیا ہے۔ یہ طیارے راستے میں راولپنڈی ٹھہر کر پشاور جایا کریں گے۔ اسی طرح کراچی سے لاہور وائیکا ونٹ طیاروں کی ایک اور سروس بھی قائم ہے جو ہفتے میں چار دن آتے جاتے ہیں۔ اس سروس کو بھی راولپنڈی تک وسعت دیدی گئی ہے۔

سرحدی تنازعات پر بات چیت جنوری میں ہو گی

نئی دہلی ۲۱ نومبر :- باوثوق ذرائع کی اطلاع کے مطابق مغربی پاکستان اور بھارت کے سرحدی تنازعات کے متعلق دونوں حکومتوں کے درمیان اعلیٰ سطح کی بات چیت میں بھارتی وفد کی قیادت معدنیات اور ایندھن کے محکمے کے وزیر سردار سورن سنگھ کریں گے۔

دریں اثنا آسام کے وزیر اعلیٰ مسٹر بی پی چالیہا نے ایک بیان میں ٹگر گرام کے سرحدی گاؤں کو بھارت کے حوالے کرنے پر پاکستان کے دوستانہ اقدام کا خیر مقدم کیا ہے ایک مربع میل رقبہ کے اس گاؤں میں کوئی ایک سو کنبے آباد ہیں۔ مسٹر چالیہا نے توقع ظاہر کی کہ آئندہ مشرقی پاکستان اور آسام اچھے پڑوسیوں کی طرح رہ سکیں گے۔"

کارخانہ داروں کیلئے قرضے کی سہولتیں

کراچی ۲۱ نومبر :- صنعتی مالی کارپوریشن کے مینجنگ ڈائریکٹر ستائیس اور اٹھائیس نومبر کو حیدرآباد ڈویژن کا دورہ کریں گے تاکہ کارخانہ داروں سے قرضے کی سہولتوں کے بارے میں بات چیت کر سکیں۔ یہ کارپوریشن کارخانہ داروں کی زمین، عمارت یا مشینیں رہن رکھ کر ان کے لئے قرضہ فراہم کرتی ہے۔

بھارت اور پاکستان کے مالی تنازعات

نئی دہلی ۲۱ نومبر :- بھارت کے وزیر خزانہ مسٹر مرارجی ڈیسائی نے کل لوک سبھا میں بیان دیتے ہوئے توقع ظاہر کی کہ بھارت اور پاکستان کے تصفیہ طلب مالیاتی تنازعات کے متعلق بات چیت کا دوسرا دور اوائل دسمبر میں شروع ہوگا۔ اور اُمید ہے کہ اس کانفرنس میں دونوں ملکوں کی طرف واجب الادا بقیہ رقوم کی پڑتال کا کام مکمل ہو جائیگا جس کی روشنی میں وزرائے خزانہ کوئی قطعی فیصلہ کریں گے۔

اعانت الفضل

مکرم میاں سراج الدین صاحب کی پوتی جس کی عمر چھ ماہ ہے۔ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے کراچی میں بے بی شو میں اول نمبر آئی ہے۔

میاں صاحب نے اس خوشی میں پانچ روپے بطور اعانت الفضل ادا کئے ہیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

اللہ تعالیٰ اس بچی کو صحت والی لمبی عمر عطاء کرے اور اپنے خاندان کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے۔

(مینیجر الفضل)

حکومت پاکستان لاہور میں انیمل ہسبنڈری کی یونیورسٹی قائم کرے گی

مجوزہ یونیورسٹی میں کولمبو منصوبہ کے رکن ملکوں کے طلباء تعلیم حاصل کر سکیں گے

لاہور ۲۱ نومبر حکومت پاکستان لاہور میں ایک انیمل ہسبنڈری یونیورسٹی قائم کرنے کا جائزہ لے رہی ہے اس سلسلہ میں سروے کا کام شروع کر دیا گیا ہے اور امید ہے کہ دو ایک ماہ تک یہ تجویز کوئی قطعی صورت اختیار کر لے گی۔

مجوزہ یونیورسٹی کولمبو منصوبے کے رکن ممالک کی امداد سے قائم کی جائے گی اور مویشیوں کی بیماریوں کی روک تھام اور ان کی افزائش نسل کے سلسلہ میں تحقیقات پر زیادہ زور دیا جائے گا۔ پاکستان میں اپنی نوعیت کی یہ پہلی یونیورسٹی ہوگی متعلقہ ذرائع نے بتایا ہے کہ لاہور میں حیوانات کی یونیورسٹی قائم کرنے کی تجویز کولمبو منصوبے کے ارکان کے حالیہ اجلاس میں پیش ہوئی تھی اس کا مقصد یہ ہے کہ پاکستان میں مویشیوں کی بہتر و جدید سائنٹیفک طریق سے نسل کشی کی جائے۔ اور اس حصہ میں مویشیوں کی بیماریوں کی تحقیقات کر کے ان کی روک تھام کے لئے جدید ادویہ ایجاد کی جائیں۔

مجوزہ یونیورسٹی انیمل ہسبنڈری کے موجودہ کالج میں ہی قائم کی جائے گی اور بعد ازاں ضرورت کے مطابق اس میں توسیع ہوتی رہے گی۔ اس یونیورسٹی میں کولمبو منصوبہ کے تمام رکن ممالک کے طلبہ اعلیٰ تعلیم حاصل کریں گے ان طلبہ کو یہاں مویشیوں کے مختلف امراض کے سپیشلسٹ کے طور پر تعلیم دی جائے گی۔ اور اس سلسلہ میں زیادہ تر تحقیقات پر زور دیا جائے گا۔

حکومت مغربی پاکستان نے اس سے قبل انیمل ہسبنڈری میں اعلیٰ تحقیقاتی تعلیم کی تربیت دینے کے لئے مستحق طلبہ کو وظائف دینے کی ایک سکیم منظور کی ہے۔ اس کے علاوہ انیمل ہسبنڈری کالج میں پوسٹ گریجوایٹ تعلیم بھی شروع کرنے کا بھی فیصلہ کیا گیا ہے تاکہ ملک میں مویشیوں کے لئے اعلیٰ تعلیم یافتہ ماہر پیدا کئے جا سکیں اس سے قبل انیمل ہسبنڈری کالج میں بی۔ ایس سی انیمل ہسبنڈری کی تعلیم کا انتظام موجود ہے

صدر پاکستان کے استقبال کے وقت حادثہ

الفقرہ ۲۱ نومبر۔ الفقرہ میں کل جب صدر ایوب خاں کا استقبال کیا جا رہا تھا۔ الفقرہ پولیس افسر کی کار پھسل گئی جس کی وجہ سے سڑک کی ایک جانب کھڑے عوام میں سے تین ہلاک اور متعدد مجروح ہو گئے

لیڈر

(بقیہ صفحہ ۲)

یہ تصور دنیا کو دے رہے ہیں کہ (نعوذ باللہ) اسلام بڑا غیر روادار دین ہے وہ نعوذ باللہ ذرا ذرا سے اختلاف کی وجہ سے عدل و انصاف کی بھی پرواہ نہیں کرتا۔

ببیں تفاوت رہ از کجا است تا بکجا

فاضل مدیر صدق نے مولانا ... تھانوی کے اعتراض کا تجزیہ کیا ہے اور مختصر الفاظ میں اس کا جواب دیا ہے۔ آپ کا موقف یہ ہے کہ مختلف فرقوں کے اہل علم حضرات کو کم از کم اتنا اسلامی اخلاق ضرور پیدا کرنا چاہیئے کہ ایک دوسرے فرقے کی خوبیوں کو تسلیم کریں۔ یہی طریقہ ہے جس سے مسلمانوں کے مختلف فرقوں کے درمیان باہم رواداری پیدا ہو سکتی ہے اور وہ بنیان مرصوص بن کر منظم اور مضبوط کفر و الحاد کا مقابلہ کر سکتے ہیں۔

آج کفر و الحاد نے جو طاقت حاصل کر لی ہے وہ اتنی خطرناک صورت اختیار کر چکی ہے کہ عیسائی پادری بھی جو اسلام کے ہمیشہ مخالف رہے ہیں مسلمانوں کو دعوت دے رہے ہیں کہ کفر و الحاد کے مقابلہ کے لئے عیسائیوں اور مسلمانوں کو متحدہ محاذ بنانا چاہیئے۔ چنانچہ امریکہ اور یورپ میں یہ تحریک بڑے زور سے چلانے کی کوشش ہو رہی ہے۔ یہ تحریک اس لئے بھی اچھی ہے کہ اس طرح عیسائی دنیا اسلام کا صحیح چہرہ دیکھ سکے گی اور جو غلط فہمیاں اس کے متعلق مغربی ممالک میں پھیلی ہوئی ہیں وہ دور ہو جائیں گی ایسے حالات میں ہمارے اہل علم حضرات کو مابین الفرق رواداری کے اسلامی اصولوں پر عمل کر کے دکھانا نہایت ضروری ہے۔ اور ہم مولانا ... تھانوی کی خدمت میں عرض کرتے ہیں کہ وہ ایسی باتوں کو اب ترک کر دیں جن سے باہمی انتشار کو تقویت پہنچتی ہے اور فاضل مدیر صدق کے طریق کو اپنائیں۔ تاکہ دنیا میں اسلام کا بول بالا ہو۔

پاکستان، ایران اور ترکیہ اپنے پورے علاقے کے لئے ڈھال کی حیثیت رکھتے ہیں

ایران اور ترکیہ کے دورے سے واپسی کے بعد صدر ایوب کا بیان

کراچی ۲۱ نومبر۔ صدر محمد ایوب خان نے کل رات تہران اور انقرہ سے واپس کراچی پہنچ کر کہا کہ پاکستان ترکیہ اور ایران سارے مشرق وسطےٰ جنوب مشرقی ایشیا اور براعظم افریقہ کے تحفظ کے لئے ڈھال کی حیثیت رکھتے ہیں۔

آپ نے کہا کہ ترک اور ایرانی لیڈروں سے میری جو ملاقاتیں ہوئیں ان سے سب نے یہ محسوس کیا کہ اگر ہمارا ہمسایہ ملک افغانستان بھی ہمارے ساتھ ایک ہی میز پر بیٹھ سکتا تو اس سے امن عالم بالخصوص ممالک اسلامیہ کے تحفظ کے سلسلے میں اس حفاظتی علاقے کو اور بھی تقویت پہنچی۔ آپ نے کہا پاکستان اس دن کا منتظر ہے جب پاکستان اور افغانستان کے تعلقات زیادہ گہرے اور دوستانہ ہو جائیں گے اور بے بنیاد دعووں کی پیدا کردہ مشکوک صورت حال کا خاتمہ ہو جائے گا۔ جہاں تک پاکستان کا تعلق ہے وہ اپنے بھائی افغانستان کے لئے مقدور بھر امداد دینے کو تیار ہے۔

صدر نے کہا میں نے شہنشاہ ایران اور صدر جلال بایار کو دعوت دی ہے کہ وہ گھوڑوں کی نمائش کے موقع پر اپنے چند وزراء کے ہمراہ پاکستان تشریف لائیں۔

صدر نے کہا میں شہنشاہ ایران کی دعوت پر تہران گیا تھا۔ میں نے نو دن میں ایران کے اہم مقامات دیکھے اور ایران کے ہر طبقہ خیال کے لوگوں سے تبادلہ خیالات کیا۔ میں جس جگہ بھی گیا ایرانی عوام نے اپنے پاکستانی بھائیوں کے لئے بڑی خیر سگالی کا اظہار کیا۔ ایران نے زندگی کے ہر شعبے میں بڑی ترقی کر رہا ہے لیکن مجھ پر سب سے زیادہ جس چیز نے اثر کیا وہ یہ ہے کہ بچوں کی نگہداشت اور پرورش اور تربیت میں بے حد احتیاط سے کام لیا جاتا ہے اگر ایران اسی طرح ترقی کرتا رہا تو وہ جلد ہی اپنی ماضی کی عظمت حاصل کرے گا۔

مجھے یہ معلوم کر کے بڑی خوشی ہوئی کہ ایران کے بعض مقتدر لوگ پاکستان میں اور بعض مقتدر پاکستانی ایران میں آباد ہونے کے متمنی ہیں۔ ایران کے بہت سے تعلیم یافتہ دانشور یہ مطالبہ کر رہے ہیں کہ پاکستان اور ایران کی مشترک سرحد کا خاتمہ کر دیا جائے اور دونوں ملکوں کے درمیان کسٹم کی بھی کوئی روک ٹوک باقی نہ رہنے دی جائے۔

صدر نے کہا میں نے صدر جلال بایار کی دعوت پر ترکیہ کا بھی دورہ کیا۔ انقرہ میں میرا پرشاندار استقبال کیا گیا اس سے بخوبی پتہ چل سکتا ہے کہ پاکستان اور ترکیہ کے تعلقات کتنے گہرے ہیں۔ میں اس امر سے بے حد متاثر ہوا کہ ترک عورتوں کی بڑی تعداد گود میں بچے لئے سڑک پر دورویہ کھڑی ہے اور شمشیر کی سی تیزی سے اپنے پاکستانی مہمان کا انتظار کر رہی ہیں۔ یہ سارے واقعات ظاہر کر رہے ہیں کہ ان تینوں برادر ملکوں کے تعلقات جن کی مجموعی آبادی تیرہ کروڑ سے بھی زیادہ ہے سطحی نہیں بلکہ ان تینوں ملکوں کے عوام کی دلی تمناؤں کے مطابق بے حد گہرے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ تینوں کے ماضی کی تاریخ نے ان کی دوستی کی جڑ مضبوط کر دی ہے۔

صدر نے کہا میں پاکستانی عوام پر واضح کرنا چاہتا ہوں کہ ہمارا یہ اتحاد بہت بڑی اہمیت کا حامل ہے۔ ہماری تاریخ بتاتی ہے کہ بڑے بڑے شعراء اور فلاسفر اسلام کے مذہبی پیشوا ہمیشہ اس خواہش پر اظہار کرتے رہے ہیں کہ ہماری ملت وسعت اسلامی کا تصور قبول کرے لیکن ان کا یہ خواب کسی نہ کسی وجہ سے شرمندہ تعبیر نہیں ہوتا۔ اور ملت کے ان بڑے اتحاد کے راستے میں کوئی نہ کوئی روک ٹوک پیدا ہو جاتی رہی۔ اب خدا نے ہمارے لئے یہ موقع بہم پہنچایا ہے کہ ہم اپنے بزرگوں کی یہ خواہش پوری کریں۔ ظاہر ہے کہ اگر ہم اپنے بزرگوں کی یہ خواہش پوری کریں۔ ظاہر ہے کہ اگر ہم ایسا کرنے میں کامیاب ہو گئے تو عالم اسلام کی قسمت نئی شکل اختیار کر جائے گی۔

صدر نے کہا اپنی حفاظت کے سلسلہ میں متحد ہونے کی کوشش کرنے والے تینوں ممالک (پاکستان۔ ترکیہ اور ایران) فی الحقیقت مشرق وسطیٰ جنوب مشرقی ایشیا اور براعظم افریقہ کی حفاظت کے لئے ڈھال کی حیثیت رکھتے ہیں۔

بنیادی جمہوریتوں کے انتخابات آزادانہ ہوں گے

گوجرخان ۲۱ر نومبر:۔ صحت اور سماجی بہبود کے وزیر لفٹیننٹ جنرل برکی نے گوجرخان میں دیہی ترقی کے میلے کا افتتاح کرتے ہوئے عوام کو یقین دلایا کہ بنیادی جمہوریتوں کے تحت ہونے والے انتخابات آزادانہ اور منصفانہ ہوں گے۔

آپ نے عوام کو مشورہ دیا کہ انہیں صرف محنتی اور دیانتدار لوگوں کو ووٹ دینے چاہئیں۔

بعد میں سماجی بہبود کے وزیر نے اس علاقے کے لوگوں کی شکایات سنیں، آپ نے ڈگری کالج کے قیام سے متعلق مطالبے کے بارے میں کہا کہ حکومت اس پر غور کرے گی۔ گندم اور لکڑی کی قلت کی شکایت کے سلسلے میں انہوں نے ڈپٹی کمشنر کو ضروری اقدامات کرنے کی ہدایت کی۔

درخواست دُعا

میرے لڑکے عزیزم عبدالمنان قرؔ احمدیہ جننگ فیکٹری کنری سندھ کا دایاں بازو مشین کے پٹے میں آ کر کلائی کی ہڈیاں ٹوٹ گئی ہیں۔ میرپور خاص کے ہسپتال میں اپریشن کر کے ہڈیوں کو سیٹ کیا گیا ہے۔ سب احباب و درویشان قادیان کی خدمت میں دعا کے لئے التجا کرتا ہوں۔

(حکیم عبدالرحمٰن شاہ دارالرحمت غربی ربوہ)